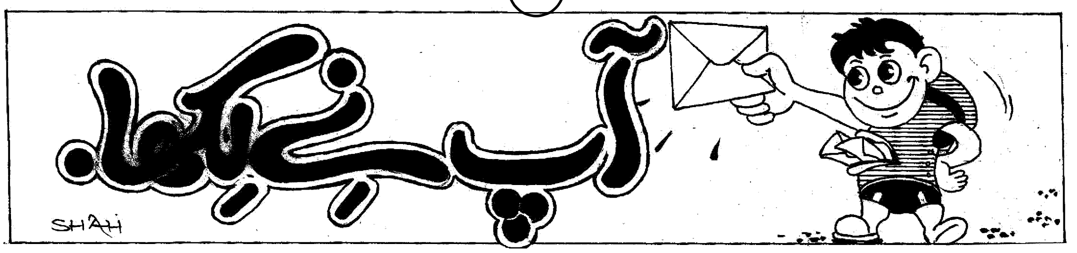

● 'امنگ' کا تازہ شمارہ ستمبر ۲۰۱۸ء ملا۔ 'امنگ' کا میں بہت بے صبری سے انتظار کرتی رہتی ہوں اور جب بھی آتا ہے اسے اسی وقت پڑھ کر پورا ختم کرتی ہوں اتنا خوبصورت رسالہ اردو اکادمی، دہلی کی جانب سے پڑھنے کو مل رہا ہے یہ کوئی کم بات نہیں ہے۔ ویسے بھی بچوں کے لیے کچھ ہی رسائل شائع ہو رہے ہیں، لیکن اردو اکادمی سے 'ایوانِ اردو' اور امنگ جیسے معیاری پرچے بھی شائع ہو رہے ہیں۔ دونوں رسائل بڑی پابندی سے آتے ہیں۔ اس شمارے میں آپ کا اداریہ بہت اچھا لگا۔ آپ کے اداریے سے بچوں میں اپنے اساتذہ کی عزت کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوگا، جو استاد ہمیں جہالت کے اندھیرے سے نکال کر علم کی اہمیت سکھاتے ہیں۔ اگر ہم انہی کی عزت نہ کریں تو یہ بہت غلط ہوگا۔ سروپلی رادھا کرشنن کے بارے میں امنگ کے اس شمارے سے بہت معلومات حاصل ہوئی اور یہ جان کر حیرت ہوئی کہ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں فلسفہ پڑھاتے تھے۔ آپ نے چند الفاظ میں ہی اداریے کو بہت خوبصورتی سے پیش کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اس شمارے میں سائنس سے متعلق بہت معلوماتی مضامین ہیں۔ توصیف احمد کا مضمون رادھا کرشنن پر پڑھ کر معلومات میں بہت اضافہ ہوا۔ جو باتیں ان کی شخصیت کے بارے میں پتہ نہیں تھیں وہ جان کر حیرت ہوئی۔ محمد رفیع انصاری کا مضمون چھٹی کے مزے اور فائدے بہت دلچسپ ہے۔ انھوں نے بچوں کی نفسیات کے مطابق خوب لکھا ہے اور یہی ایک سچے قلمکار کی پہچان ہے کہ وہ جس Topic پر لکھے اس میں کھو جائے۔ اکبر خان کا ایٹم بم کی تاریخ پر مضمون اچھا لگا اور ناگاسا کی کے حالات کے بارے میں پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ اوپن ہیمر کے ایک Invention کی وجہ سے لاکھوں لوگوں نے اپنی جان گنوادی اور کچھ عرصہ پہلے ٹی وی چینل کے ایک نیوز میں دیکھا تھا کہ وہاں ایٹم بم کا Effect ابھی بھی باقی ہے۔ اگر کوئی بچہ وہاں جنم لیتا ہے تو وہ Lame ہی ہوتا ہے، لیکن ایٹم بم کے کئی Benefits بھی ہیں۔ چندن پر نسرین بیگم کا مضمون پسند آیا۔ انھوں نے اس مضمون میں بیچ بیچ میں جو انگلش Words استعمال کیے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ چاکلیٹ کی کہانی پڑھ کر خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا کیونکہ چاکلیٹ مجھے بہت پسند ہیں اور یہ پڑھ کر بہت حیرانی بھی ہوئی کہ چاکلیٹ کتنی Beneficial ہے۔ افسانوں کا تو جواب ہی نہیں۔ سیف الرحمٰن عباد کا ''پنجرے کے طوطے'' بہت اچھی کہانی ہے۔ اس میں انھوں نے ''لاریب'' کے کردار کو اچھے ڈھنگ سے پیش کیا ہے۔ ''انسانیت کا فرض'' بہت

سبق آموز افسانہ ہے اور یہ ضروری ہے کہ بچوں میں Humanity کا جذبہ پیدا ہو۔اس افسانے میں ''اسلم'' کا کردار اچھا لگا۔ پچھتاوے کی آگ بھی بڑا دلچسپ افسانہ ہے۔ ویسے تو میں شاعری زیادہ نہیں پڑھتی، لیکن اس شمارے میں شاعری بہت اچھی لگی۔

مرسلہ: استوتی اگروال، سرونج، مدھیہ پردیش

● 'بچوں کا ماہنامہ امنگ' اکتوبر ۲۰۱۸ء ملا۔ بے حد شکریہ۔اس شمارے کی تمام نگارشات قابل مطالعہ اور بہت دلچسپ ہیں جو بچوں اور بڑوں دونوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔منظومات کے باب میں اچھی نظمیں پڑھنے کو ملیں۔رسالہ دن بدن نکھرتا جارہا ہے۔

مرسلہ: محمد آفتاب عالم، حسین نگر کالونی، بھاگا، دھنباد، جھارکھنڈ

● اُمنگ برسوں سے ہمارے یہاں آتا ہے اور ہم کو دنیا کی سیر کراتا ہے۔شادی کے بعد سسرال میں بھی گاہے گاہے اس کو پڑھنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ستمبر کے شمارہ کو دیکھ کر عجیب قسم کے نئے پن کا احساس ہوا۔ مضامین، کہانیاں، کامکس، کوئز وغیرہ میں نمایاں فرق محسوس ہوا۔غیاث الدین دھام پوری نے تین بڑے کھیلوں کے بارے میں بڑی اہم معلومات پیش کی ہیں۔نسیم سعید نے بھی چاکلیٹ کا بھرپور تعارف کرایا ہے۔کامکس بھی الف لیلہ کی داستان سے ہٹ کر حقیقی زندگی کے عکاس ہیں۔ڈاکٹر شمیم نے جس انداز سے کوئز میں قلق کے اشعار میں آئے مشکل الفاظ کے معنوں کو واضح کرنے کے لیے اشاروں کو مرتب کیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان اشاروں کو مرتب کرنے میں انھوں نے خود کتنی دماغی ورزش کی ہے۔ حصۂ نظم بھی خوب ہے۔ حج سے متعلق دلؔ تاج محلی کے مسدس نے بڑا روحانی سرور عطا کیا۔تمام قلمکاروں کو بے حد مبارکباد۔

مرسلہ: ذکیہ سرتاج، بنی اسرائیلان، علی گڑھ (یوپی)

● بچوں کا ماہنامہ اُمنگ کا اگست ۲۰۱۸ء کا شمارہ دستیاب ہوا۔آزادی اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر بزرگ قلمکار کے۔کے کھلّر نے خوب روشنی ڈالی ہے۔ شمیم بیتاب نے 'عام آدمی کا پھل آم' میں بڑے اچھے انداز میں آم کے ذائقہ سے روشناس کرایا ہے۔عظیم مجاہد آزادی نواب سراج الدولہ کی قربانیوں کو سید مہک فاطمہ نے بہت شاندار خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

کہانیوں میں بیگم طیبہ قدوائی کی موبائل، خان حسنین ثاقب کی سچی عید، عالیہ کی کہانی شاہجہاں کا انصاف پسند آئیں۔خصوصاً شاہجہاں کا انصاف میں عالیہ نے شاہجہاں کے مشہور زمانہ واقعہ 'عدل جہاں گیری' اور غریبوں کی دادرسی کے لیے جو انھوں نے ایک زنجیر ٹانگ رکھی تھی، اس کا بہت اچھے انداز میں تعارف کرایا ہے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ وہ زنجیر سونے کی تھی اور کوئی اس کو چراتا بھی نہیں تھا۔منظومات میں علیم صبا نویدی، ڈاکٹر شفیق اعظمی، صابر رومانی اور جمیل فاطمی نے متاثر کیا۔ باقی مشمولات اب ہنسنے کی باری ہے، میرا پسندیدہ شعر اور معلومات کی کسوٹی ہمیشہ کی طرح اچھے لگے۔ شمارے کے قلمکاروں کو مبارکباد۔

مرسلہ: شبنم پروین، جے این یو، نئی دہلی

○○